131660-فوت شدہ پر رمضان میں دن کے وقت جماع کا کفارہ ہونے کی صورت میں اولاد کیا کرے ؟

سوال

میرے والد صاحب فوت ہوچکے ہیں اللہ ان پر رحم کرے اوران کا مال بھی ورثاء میں تقسیم ہوچکا ہے ، میری والدہ نے مجھے بتایا کہ آپ کے والد نے پچیس تیس برس قبل میرے ساتھ رمضان المبارک میں دن کے وقت ہم بستری کرلی تھی ، اوروالدہ اس پر موافق نہیں تھی ، والدہ نے مجھے یہ اس وقت بتایا جب وہ آپریشن کے بعد ہاسپٹل سے باہر آرہی تھیں .

انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے آپ کے والد کو کہا تھا کہ ایسا کرنا جائز نہیں ، اسے چاہیے کہ وہ اس کے متعلق دریافت کرے ، توآپ کے والد نے کہا کہ اس نے توبہ کرلی ہے اوراللہ غفور رحیم ہے .

والدہ کہتی ہیں کہ شرم وحیاء کی بنا پرانہوں نے نہ توسوال دریافت کیا اور نہ ہی ہمیں بتایا ، والدہ اس کے کفارہ میں دوماہ کے روزے رکھنا چاہتی ہے میں نے انہیں بتایا کہ اس واقعہ میں ان کا کوئی قصوراورگناہ نہیں اس لیے آپ پر کچھ لازم نہیں آتا ، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ والدہ کی صحت بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتی ، لہذا آپ بتائیں کہ ہماری والدہ پر کیا لازم آتا ہے ، اورہمارے فوت شدہ والد کے متعلق اولاد ہونے کے ناطے ہم پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر توآپ کی والدہ کو رمضان المبارک
میں دن کے وقت جماع پر مجبور کیا گیا اور خاوند نے اسے ہم بستری پر مجبور کیا توآپ
کی والدہ پر کفارہ نہیں ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالی نے
میری امت سے خطاو بھول چوک اور جس پرانہیں مجبور کیا گیا ہو معاف کردیا ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(2043)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے .

لیکن اگر آپ کی والدہ اس پر راضی تھی
تواس پر بھی روزے کی قضاء اور کفارہ ہے .

رمضان المبارک میں جماع کرنے والے
شخص کے بارہ میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

"اس پر ایک غلام آزاد کرنا واجب ہے،
اگر اس کی استطاعت نہیں تو پھر وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے، ہر مسکین کو ایک مد گندم دے، اور اس کو اس روزے کی بھی قضاء کرنا ہوگی.

لیکن عورت نے اگر تو یہ کام راضی و
خوشی کیا تو اس کا حکم بھی مرد والا ہے، اور اگر عورت کو ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا ہے تو اس پر صرف روزے کی قضاء ہوگی" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (302/10).

اور جب اس پر کفارہ واجب ہو اور آپ
یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو اس کو چاہیے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے.

مزید آپ سوال نمبر (
1672) کے جواب کا مطالعہ کریں اس
میں دن کے وقت رمضان میں ہم بستری کرنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے.

دوم:

اور آپ کے والد کے بارہ میں یہ ہے کہ
اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا واجب تھے، اور جس دن میں اس نے ہم بستری کی اس روزہ کی قضاء کرنا تھی، اور جبکہ وہ فوت ہو چکا ہے اور ایسا نہیں کیا اس لیے یا تو
اس کی جانب سے کوئی روزے رکھے اور مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے
ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1147).

اور یہ دوماہ کے روزے ایک سے زیادہ
اشخاص میں تقسیم کرنا جائز نہیں، بلکہ صرف ایک ہی شخص مسلسل دوماہ کے روزے رکھے تا
کہ یہ صادق آئے کہ اس نے دوماہ کے مسلسل روزے رکھے ہیں.

یا پھر اس کی جانب سے ہر دن ایک
مسکین کو کھانا کھلادو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر میت کے ذمہ دوماہ کے مسلسل
روزے رکھنا واجب ہوں، یا تو اس کے ورثاء میں سے کوئی ایک شخص وہ روزے رکھے، یا پھر
ہر ایک دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادے" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (453/6).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا
ہے :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہوجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے فرضی روزے یا نذر یا
کفارہ کے روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے جب چاہے روزے رکھے" انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (199/
20).

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس فوت شدہ شخص کے ذمہ رمضان
المبارک کے روزے ہوں اور وہ تندرست ہوجانے کے باوجود روزے نہ رکھے تو اس کی جانب
سے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھلانا واجب ہے جتنے روزے ہوں اتنے ایام کھانا
کھلایا جائے.

اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے ہاں
یہ ہے کہ : اگر اس کی جانب سے روزے رکھے جائیں تو کفائت کر جائینگے، اور یہ قوی
الماخذ ہے" انتہی

دیکھیں : ارشاد اولی البصائر و

الالباب (79).

اور یہ کھانا کھلانا ترکہ میں سے
واجب ہے، اور اگر کوئی شخص کھلا دے اور اپنے مال سے ادائیگی کردے تو اس میں کوئی
حرج نہیں.

واللہ اعلم.